مرثیہ:۱۸

درحال حضرت حُر علیہ السّلام

مطلع

چراغِ بزمِ وِلا کس ولی سے رَوشن ہے

تعدادِ بند: ۹۴

حیدرآباددکن-- ۱۴جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

www.emarsiya.com

۱

چراغِ بزمِ ولا کس ولی سے روشن ہے　بہارِ باغِ وفا کون رشکِ گلشن ہے
زمیں پہ بُرجِ شرف کس جری کا مدفن ہے　جناں کی جس میں ہیں کلیاں وہ کس کا دامن ہے
یہ قدر اُس کو ملی ہے، جو شہؑ کا مہماں ہے
یہ پھول طُرۂ دستارِ باغِ رضواں ہے

۲

وفا کا آئینہ گویا حُرِ خوش آئیں تھا　ہوائے باغِ نبیؐ تھی مزاج رنگیں تھا
سپاہِ کُفر سے نکلا کہ صاحبِ دیں تھا　عجیب مردِ نکو کار و عاقبت بیں تھا
جناں کا شوق جو تھا وصلِ حور کی سوجھی
خیالِ قُربِ خُدا آیا دور کی سوجھی

۳

فقیر سے ہوا سُلطان واہ ری قسمت　ملا نصیب سے ایمان واہ ری قسمت
امامؑ پر ہوا قُربان واہ ری قسمت　کیا حسینؑ پہ احسان واہ ری قسمت
شریک شہؑ کے یگانوں میں مردِ غیر ہوا
نظر جو خیر پہ تھی خاتمہ بخیر ہوا

۴

سپاہِ کُفر میں رہنا جری بُرا سمجھا　بھلا جو تھا تو بھلی بات کو بھلا سمجھا
عقیل تھا شہؑ والا کا مرتبہ سمجھا　سمجھ پہ اُس کی ہزار آفریں ہے کیا سمجھا
جناں میں ساغرِ صہبائے مُشک ناب ملا
سقر سے ہوگیا آزاد حُر خطاب ملا

۵

جری تھا کثرتِ لشکر سے کچھ نہ گھبرایا　کمالِ شوق سے شبّیرؑ کی طرف آیا
وہاں نہ قدر کچھ ایسی تھی اور نہ یہ پایا　یہاں ہراولِ فوجِ خدا لقب پایا
ولا میں فرد تھا لکھا گیا سعیدوں میں
بڑھی یہ قدر کہ اوّل رہا شہیدوں میں

www.emarsiya.com

۶

سُنی جو مشورۂ فوجِ پُر وغا کی خبر   سمجھ گیا کہ یہ ہیں دشمنانِ پیغمبرؐ
متاع و مال کے لٹنے کا بھی کیا نہ خطر   بس ایک دم میں جری آ گیا اُدھر سے اِدھر
اگرچہ اور بہت عاشقِ خُدا دیکھے
۷ مگر نہ ایسے کہیں صاحبِ وفا دیکھے

اُبھارتا تھا جو گلزارِ حیدریؑ کا خیال   بدل گیا تھا کئی روز سے جری کا خیال
جناں کی دُھن میں نہ آتا تھا افسری کا خیال   ذرا بھی اُس کو نہ تھا خلعتِ زری کا خیال
نہ مرتبہ کی ہوس تھی نہ جاہ و ثروت کی
۸ جو فکر تھی تو فقط دولتِ شہادت کی

جو سر پہ آئی تھی شامت وہ ٹل گئی اُس کی   ذرا سی دیر میں نیت بدل گئی اُس کی
نظر نہ جانبِ قصر و محل گئی اُس کی   مِلا حسینؑ سے تدبیر چل گئی اُس کی
پئے نشانِ خضر بخت ساتھ ساتھ آیا
۹ سقر کی راہ میں باغِ بہشت ہاتھ آیا

عجیب رنگِ وفا بختِ حُرؑ نے دکھلائے   جہاں میں بوذر و سلماں کے مرتبے آئے
کہ پیشوائے جہاں پیشوائی کو آئے   خود اُس کی لاش پہ زینبؑ نے بین فرمائے
ولائے شہؑ کے جو تھے ولولے طبیعت میں
۱۰ سحر سقر میں ہوئی اور شام جنّت میں

ہوا جہاں سے یکایک جو مُشکِ شب کافور   سپیدۂ سحری کا ہوا فلک پہ ظہور
زمیں تو کیا کہ زمانہ بنا تھا عالمِ نور   ہر آشیانے سے آنے لگی صدائے طیور
چٹک کے وجد میں کلیاں جو شب مہکنے لگیں
ہوائے سرد چلی بُلبُلیں چہکنے لگیں

www.emarsiya.com

11

نسیم صبح جو تھم تھم کے بار بار آئی   ہر ایک غنچہ تازہ کھلا بہار آئی
وفورِ شوق میں کچھ اس طرح ہزار آئی   پروں کو کھولے ہوئے سوئے شاخسار آئی
گلوں کے عشق کا دم بُلبلیں جو بھرنے لگیں
۱۲ تمام پھول ہنسے پتیاں بکھرنے لگیں

ہوا چمن کا وفورِ بہار سے یہ حال   ہر ایک شاخ تھی متوالی ہر شجر تھا نہال
ہوئے تھے فرطِ خوشی سے گلوں کے چہرے لال   نسیمِ صبح بھی اٹکھیلیوں کی چلتی ہے چال
عجیب وقت تھا طائر جو چہچہاتے تھے
۱۳ چٹک کے غنچہ تر چٹکیاں بجاتے تھے

روش وہ صاف وہ شفّاف خوشنما کیاری   زمینِ صاف پہ سبزہ کہیں وہ زنگاری
کسی روش پہ وہ مہندی کی ٹٹیاں پیاری   وہ باغبانِ ازل کی چمن میں گُلکاری
ہزار طرح کے جوبن وہ غنچہ و گُل پر
۱۴ وہ بوستاں کی حکایت زبانِ بُلبُل پر

بہار دیتے تھے بوٹے وہ دامنِ گُل کے   پری کی طرح سے گیسو کھلے تھے سنبل کے
نظر کے کانٹے میں ہر پھول رہ گیا تُل کے   شگوفے بن گئیں کلیاں پروں میں بُلبُل کے
گلوں کے غنچوں میں قدرت کی رنگ رلیاں تھیں
۱۵ نئی ہے بات کہ دامن نہیں تھے کلیاں تھیں

صبا کے دوش پہ بوئے گُل و پیادہ سوار   وہ دامنِ چمنستاں میں پھولوں کی بھرمار
وہ بُلبلوں کے ترانوں کا شور وہ چہکار   وہ پھول پھول کے شاخوں پہ بیٹھنا ہر بار
طیورِ سبز خضرؑ سے سوا بنے گویا
تو لال طائرِ رنگِ حنا بنے گویا

www.emarsiya.com

١٦

یہ باغ ہے چمنِ صنعِ ایزدِ غفار بغیر چشم کے کیا خوشنما ہیں گُل کے عذار
بغیر پلکوں کے نرگس کی چشم پر ہے بہار دہن کہیں نہیں سوسن کا اور زبانیں ہزار
کہاں وفورِ ندامت سے سرو گڑتا ہے
١٧ بغیر چہرے کے قامت پہ کیا اکڑتا ہے

بغیر عشق کے لالہ ہے داغ کھائے ہوئے بغیر شرم کے شاخیں ہیں سر جھکائے ہوئے
بغیر سینے کے جوبن ثمر ہیں پائے ہوئے بغیر گدگدی کے گُل ہیں کھل کِھلائے ہوئے
بغیر پر کے حنا نے یہ رنگ اُڑایا ہے
١٨ بغیر نیند کے سبزہ کو خواب آیا ہے

ہر ایک نخل پہ غُنچہ ہزار پھولوں کا گلے میں پہنا تھا ڈالی نے ہار پھولوں کا
نہ اُٹھ سکا جو نہالوں سے بار پھولوں کا بندھا ہے چوٹی سے تا بیخ تار پھولوں کا
زبان بند تھی غنچے ملول تھے گویا
١٩ ہر اِک چمن مین ہزاروں کے پھول تھے گویا

عیاں تھی حُسنِ گُلستاں سے شانِ ربِّ غنی گلوں میں رنگِ حسینی نہالوں میں حسنی
پکارتا تھا مدن بان میں بھی ہوں مدنی بہت سے پھول یہ کہتے تھے ہم ہیں پنجتنی
یہ فخر کم ہے گُلِ نخلِ نسترن کے لئے
٢٠ کہ پانچ پتیاں ہیں نذرِ پنجتنؑ کے لئے

فلک تھا سبز قبا دلبرِ حسنؑ کے لئے شہانا لائی تھی گویا شفق دُلہن کے لئے
خدا کا حکم جو تھا زیبِ انجمن کے لئے شجر نے کھائے تھے گُل زینتِ چمن کے لئے
صبا کی سانس بھی پھولی تھی آنے جانے میں
ہوائے سرد تھی سرگرم گل کھلانے میں

www.emarsiya.com

۲۱

ہرایک رنگ کے تھے شہؑ کے باغ میں گُلِ تر حبیبؑ تھے گُلِ مہر اور گُلِ گلاب اکبرؑ
وہ جعفری تھے جو تھے زیبِ گلشنِ جعفرؑ حنا کا پھول تھا فرزندِ حضرتِ شبّرؑ
جو پوچھو لالۂ پُر داغ کو تو سرورؑ تھے
شگوفۂ چمنِ بوترابؑ اصغرؑ تھے ۲۲

وہ نونہال کہ اصلِ اصولِ ایماں تھے جواں تو تھے گُلِ تازہ صغیر ریحاں تھے
جو پھول کھلنے نہ پائے تھے وہ بھی خنداں تھے وہ رشتہ ہائے محبت کے عشقِ پیچاں تھے
مگر جنابِ علمدار تھے گُلِ عباسؑ
بہارِ گلشنِ بے خار تھے گُلِ عباسؑ ۲۳

یہ بُلبلوں کے اشارے کہ جان پر کھیلیں تمام آفتیں دام و قفس کی بھی جھیلیں
ہر ایک پھول کو منقار میں مگر لے لیں معانقے میں درختوں سے تھیں اُدھر بیلیں
جُدا نہ ہوتا تھا پہلوئے گُل سے کانٹا بھی
زمینِ باغ سے لپٹا ہوا تھا سبزا بھی ۲۴

ہر اِک کلی جو نہ کھلنے سے ہورہی تھی ملول پڑی تھی منہ کو لپیٹے بصورتِ مجہول
وہ گُلعذار جو تھے سیرِ باغ میں مشغول بڑھا کے ہاتھ دکھاتی تھیں اُن کو شاخیں پھول
اشارہ اس سے یہ تھا اِن کو بے خطر توڑو
قیامت آج تو بُلبُل کی جان پر توڑو ۲۵

تمام باغ زرِ گُل سے جو تھا مالا مال خوشی یہ تھی ہوا جاتا تھا برگ برگ نہال
پری کی طرح سے سُنبل تھی کھولے اپنے بال یہ وجد تھا کہ درختوں کو آرہا تھا حال
ہر ایک پھول جو کھل کر بہار دیتا تھا
چمن بھی دیدۂ نرگس سے دیکھ لیتا تھا

www.emarsiya.com

۲۶

وہ نخل سب تر و تازہ ہری بھری شاخیں نہال غیرتِ حورِ جناں پری شاخیں
بڑھا کے ہاتھ دکھاتی تھیں دلبری شاخیں ہوا سے کرتی تھیں کیا جنگِ زرگری شاخیں
چمن میں پھولوں کا بستر زمیں کے فرش پہ تھا
۲۷ گلوں کی بو تھی ہوا پر دماغ عرش پہ تھا

ہمارا ذہن ریاضِ سخن کا مالی ہے ہر ایک مصرعۂ رنگیں گلوں کی ڈالی ہے
نوائے بُلبُلِ خامہ نے دھوم ڈالی ہے ہر اِک کشش نے نئی شاخ یہ نکالی ہے
بہار آئے شگوفے کھلیں فضا آئے
۲۸ جمے وہ رنگ کہ باغی کو بھی مزا آئے

الف بھی گر کہیں لکھوں تو وہ بنے شمشاد مثالِ سرو مگر باغ سے نہ ہو آزاد
لگاؤں نقطے تو پھولوں سے باغ ہو آباد لکھوں جو بے تو وہ بیلے سے بھی حسیں ہو زیاد
ہر اِک شگوفۂ مضموں دلوں کو شاد کرے
۲۹ بناؤں عین کو نرگس، کہ حُسن صاد کرے

حروف پر زبر و زیر برگ و بار بنیں تمام مصرعۂ رنگیں گلوں کے ہار بنیں
ریاضِ نظم کے نقطے گُلِ سوار بنیں تمام دائرے خم ہو کے شاخسار بنیں
ہر ایک بیت میں آبادیاں ہوں شہر کی طرح
۳۰ مگر پُر آب ہوں بین السطور نہر کی طرح

حروف نخل ہوں مرغانِ باغ زیر و زبر لکھوں جو پیش تو گویا کلی ہو پیشِ نظر
انار دانے ہوں تشدید کی طرح سر پر دکھائے لالہ کی صورت سے جیم داغِ جگر
میانِ طیرِ مضامیں نئی گُلیلیں ہوں
تمام جذموں کے غنچے، مدوں کی بیلیں ہوں

www.emarsiya.com

۳۱

غرورِ حُسن سے بے خود تھے شاہدانِ چمن　　زباں سے بات بھی کرتی نہ تھی کبھی سوسن
صبا کی چھیڑ سے سنبل کے دل میں وہ الجھن　　وہ ناز سے گُل و بلبل میں قہر کی اَن بن
درخت میں جو کوئی تازہ پھول کِھلتا تھا
دماغ بوئے گُلِ تر کا پھر نہ ملتا تھا

۳۲

وہ صبحِ قتل کا جلوہ وہ شاہِ دیںؑ کی نماز　　قِرأت مَدَنی میں وہ حُسنِ صوتِ حجاز
ہر ایک مد کی پہنچتی تھی عرش پر آواز　　وہ بندگی میں خدا سے کلامِ رازو نیاز
نظر نیاز پہ دل طاعتِ اِلٰہ پہ تھا
نماز عرش پہ تھی فرق سجدہ گاہ پہ تھا

۳۳

امامِؑ وقت کے پیرو تھے مقتدی سارے　　یہ ماہتابِ عرب تھے وہ مہ جبیں تارے
خدا کے عاشقِ صادق رسولؐ کے پیارے　　حسینؑ مصحفِ ناطق تھے اور وہ سی پارے
دوگانہ یوں پئے خوشنودیِ ودُود پڑھا
کہ خود صلواۃ میں صلوات نے دُرود پڑھا

۳۴

ابھی تھے زینتِ سجادہ سیدِ ابرارؑ　　کہ یک بیک ہوئی حضرت پہ تیروں کی بوچھار
یہ حال دیکھ کے جھگڑا اُدھر حُرِ دیں دار　　کہا غلام سے مُڑ کر کہ لا مرا رہوار
فساد و شر پہ سپاہِ لعیں رجوع ہوئی
ستم ہوا شہؑ دیں پر جفا شروع ہوئی

۳۵

کہا یہ بڑھ کے برادر نے ہاں یہ قہر ہوا　　بھلائی قدرِ امامِ زماںؑ یہ قہر ہوا
عدوئے شاہ ہوا اِک جہاں یہ قہر ہوا　　نماز میں بھی جفا کی کہاں یہ قہر ہوا
عبث ہے تیروں کی بوچھار بے خطا کے لئے
اب آپ چل کے اُنہیں روکئے خدا کے لئے

www.emarsiya.com

۳۶

پسر نے بڑھ کے کہا روکنے کی خوب کہی   قیامت آئی جو اب بھی نہ خوں کی نہر بہی
خدا گواہ کہ جینے کی آرزو نہ رہی   حسینؑ جب نہ رہے اپنی جان بھی نہ سہی
کسی سے لشکرِ شر میں نہ کچھ کلام کرو
۳۷ حُسامیں کھینچ کے اِک بار قتلِ عام کرو

غلام نے کہا بندے کی بھی یہی ہے رائے   سزا وہ دیجے کہ لشکر میں کھلبلی پڑ جائے
جھپٹ کے جان سے مارو اُسے جو سامنے آئے   خطا شعاروں نے سبطِ نبیؐ کو تیر لگائے
کرو وہ جنگ کہ لشکر تمام ہوجائے
۳۸ کوئی بچے تو وہ سرکش غلام ہو جائے

کہا یہ حُرؑ نے کہ شاباش عبدِ خوش انجام   ہمارے سامنے کیا مال ہے یہ لشکرِ شام
پر اِس خیال سے بیتاب ہے دلِ ناکام   جہاد ہو نہیں سکتا بغیر حکمِ امامؑ
وہاں سے جا کے پھر آئیں تو سر اُتاریں گے
۳۹ امامِ دیں سے رضا لے کے اِن کو ماریں گے

چمک کے بولا برادر کہ ہاں اُدھر چلیے   کہا پسر نے کہ لِلّٰہ اے پدر چلیے
غلام بولا کہ صدقے میں آپ پر چلیے   کہا یہ دل نے کہ گھر بار چھوڑ کر چلیے
گدائے بادشہِؑ آسماں سریر ہو تُو
۴۰ جو حُر ہے نام تو آزاد ہو فقیر ہو تُو

عمر کو خفیہ نویسوں نے جا کے دی یہ خبر   بگڑ گیا حُرِ غازی بپا ہوا محشر
وہ خوش نہیں ہے کہ برسائیں تیر سیّد پر   یہ خوف ہے کہ وہ جرّار مل نہ جائے اُدھر
یہ حکم دے کہ کوئی اب نہ نام لے اُس کا
کہیں تمام رسالہ نہ ساتھ دے اُس کا

www.emarsiya.com

۴۱
خبر یہ سُن کے وہ ناری جو سخت گھبرایا کسی کو بھیج کے حُرِ جری کو بلوایا
جگر لرز گیا جب اُس کو غیظ میں پایا کہا یہ کیا کہ طلب پر بھی دیر میں آیا
یہ ہے جدال کا دن روزِ قیل و قال نہیں
تجھے اطاعتِ حاکم کا کچھ خیال نہیں

۴۲
پکارا حُر ترا حاکم ہے بانیٔ بدعت فجور و فسق سے میلان زہد سے نفرت
ترے امیر پہ تُف ذوف تجھ پہ بے غیرت اطاعت اُس کی کروں جو ہو مفرض الطّاعت
جو پھر کہے گا تو دل پر ملال آئے گا
یہ خواب میں بھی نہ ہرگز خیال آئے گا

۴۳
کہا شقی نے کہ اچھا نہ ہوگا اس کا مآل کہ ہو امیر کا دشمن تو اُس کا خوں ہے حلال
پکارا حُر کہ زباں کو سنبھال او دلاّل نگاہِ بد سے ہمیں دیکھے ہے کسی کی مجال
تمام فوج کو اُس کی ابھی تمام کروں
ترے امیر پہ خواب و خورش حرام کروں

۴۴
کہا کہ دیکھ نہ سُن پائے ابنِ مرجانا پکارا حُر کہ مُناسب ہے اُس کا مر جانا
کہا منگا دوں کسی سلطنت کا پروانا پکارا حُر کہ میں ہوں شمعِ دیں کا پروانہ
کہا عُمر نے کہ اے حُر خطاب لینا ہے
پکارا شیر کہ ہاں حُر خطاب لینا ہے

۴۵
کہا عُمر نے کہ یہ ظلم و قہر وقتِ جدال پکارا حُر کہ گریباں میں اپنے منہ کو ڈال
کہا جواب وہ کیا دے کہ جو نہ سمجھے سوال پکارا حُر کہ مری بات سمجھیں کیا جہال
کہا عمر نے کہ اے حُر قیامت آئے گی
پکارا حُرِ جری تیری شامت آئے گی

www.emarsiya.com

۴۶

کہا عمر نے کہ ہے نوکری پئے خدمت　　پکارا حُر کے ترے روزگار پر لعنت
کہا عمر نے کہ ہاتھوں سے کھوئے گا دولت　　پکارا حُر مجھے لینا ہے گلشنِ جنت
کہا عمر نے کہ مشہور نفس کُش ہوگا
پکارا حُر مرا پروردگار خوش ہوگا　۴۷

کہا عمر نے کہ اے حُر رسالہ دار ہے تُو　　کہا کہ چھوڑ دیا ننگِ روزگار ہے تُو
کہا عمر نے نہ غافل ہو ہوشیار ہے تو　　کہا یہ حُر نے کہ بےخود ہے بادہ خوارہ ہے تُو
کہا عمر نے کہ دیکھ اِس قدر نہ جوش میں آ
پکارا حُر کہ ارے نابکار ہوش میں آ　۴۸

کہا عمر نے کہ ناحق ملال کرتا ہے　　پکارا حُر کہ عبث قیل و قال کرتا ہے
وہ بولا کچھ نہیں میرا خیال کرتا ہے　　کہا حسینؑ سے کیوں تو جدال کرتا ہے
کہا عمر نے ابھی تجھ کو قید کرتا ہوں
پکارا شیر کہ میں تجھ کو صید کرتا ہوں　۴۹

یہ کہہ کے میان سے حُر نے جو کھینچ لی تلوار　　سناں کو تان کے بھائی بھی ہوگیا تیار
کمان لے کے بڑھا دلبرِ حُرِ دیں دار　　غلام گُرز لئے سر پہ آگیا اِک بار
قریب تھا تبر و تیر بار بار چلیں
اگر نہ بھاگ کھڑا ہو تو چار وار چلیں　۵۰

بھرا تھا شامیوں سے ابنِ سعد کا دربار　　مقابل آ نہ سکا ڈر سے ایک بھی مکّار
مگر خوشامدیں کرنے لگے وہ سب اِک بار　　تب اپنے خیمے کو واپس گیا حُرِ دیں دار
فرس پہ چڑھ کے جری صورتِ نسیم چلا
سقر سے وہ طرفِ گلشنِ نعیم چلا

www.emarsiya.com

۵۱

شقی کے حکم سے بدخواہ روکنے آئے عدوئے سرورؑ ذی جاہ روکنے آئے
بگڑ کے شیر کو روباہ روکنے آئے رُکا نہ خضر بہت راہ روکنے آئے
سوادِ شام سے غازی دمِ سحر نکلا
۵۲ ستارے ساتھ لئے ابر سے قمر نکلا

امامِؑ دیں نے جو آتے ہوئے اِدھر دیکھا تاَل سوچ کے رونے لگے شہِؑ والا
حبیبؑ خاص کو پھر پیشوائی کو بھیجا گئے جو ابنِ مظاہرؑ تو حُر نے رو کے کہا
حضوریِ شہؑ دیں کا امیدوار ہوں میں
۵۳ خطا کی وجہ سے محجوب و شرمسار ہوں میں

پکارے ابنِ مظاہرؑ کہ تو نہیں معتوب یہ وسوسہ ہے فقط اے حبیبؑ کے محبوب
بدی کا دھیان رکھیں شاہِؑ انس و جاں کیا خوب وہ آج حلم میں حیدرؑ ہیں صبر میں ایوبؑ
جہاں میں آلؑ کا رُتبہ رفیع ہے اے حُر
۵۴ کہ اُن کے عفو کا دامن وسیع ہے اے حُر

ذرا حضورِ شہنشاہِ دو جہاں چل تو تجھے خیال ہے کیا میں ہوں درمیاں چل تو
ضرور پائے گا تُو گلشنِ جناں چل تو ابھی ابھی تجھے کُھل جائے گا وہاں چل تو
تمام خَلق کے عقدے وہیں تو کُھلتے ہیں
۵۵ بغیر آب جہاں کے گناہ دُھلتے ہیں

یہ سُن کے روبروئے شاہِؑ نامدار آیا پسر سے ہاتھوں کو بندھوا کے شرمسار آیا
حضورِ رحمتِ داور گناہگار آیا یہ شان دیکھ کے شاہِؑ ہُدا کو پیار آیا
سخی نے تازہ مسلماں کے ہاتھ کھول دئے
خود اپنے ہاتھ سے مہماں کے ہاتھ کھول دئے

www.emarsiya.com

۵۶

خطا معاف ہوئی جب تو یہ کہا پہلے قدم پہ کیجئے فدوی ہی کو فدا پہلے
امامِ پاک کے لشکر میں میں نہ تھا پہلے تو ہو مجھی سے شہادت کی ابتدا پہلے
فسانہ خلق میں یہ تا دمِ حساب رہے
ہراولِ شہِؑ والا مرا خطاب رہے

۵۷

امامِ پاک سے بولے یہ اکبرؑ ذی جاہ کہ یہ غلام ہے ہم صورتِ رسولؐ الہٰ
کسی کو مجھ پہ تقدم روا نہیں یا شاہؑ علاوہ اس کے کہیں گے تمام یہ بد خواہ
امامِ دیں نے نہ الفت کا کچھ نباہ کیا
پسر بچالیا غیروں کا گھر تباہ کیا

۵۸

یہ سن کے حضرتِ عباسؑ نے کیا یہ کلام حضور آپؑ کے لشکر کا پیش رو ہے غلام
پکاری خواہرِ سرورؑ کہ دونوں گل اندام علم کے اصل میں حقدار ہم تھے شاہِؑ انام
ہمیں یہ خدمتِ جد کا صلا ملے اوّل
گلا علم کا نہیں پر رضا ملے اوّل

۵۹

یہ بات سن کے پکارا حسنؑ کا غیرتِ ماہ مرے پدر کو تقدم ہے آپ پر واللہ
اُنہیں کا لال بھی اوّل شہید ہو یا شاہؑ یہ میرا حق ہے سمجھتے ہیں شاہِ حق آگاہ
فدا ہوں فوجِ شہِؑ کائنات کے آگے
ہمیشہ رہتا ہے دولھا برات کے آگے

۶۰

پکارے دلبرِ مسلمؑ کہ یا امامِ سعید کہ سب سے پہلے ہوئے ہیں ہمارے باپ شہید
ہوئے حضور پہ قرباں قریبِ روزِ عید ہراولی ہمیں حضرت جو دیں تو کیا ہے بعید
مجاہدوں میں کسی کا یہ حق نہیں مولاؑ
زیادہ ہم سے کوئی مستحق نہیں مولاؑ

www.emarsiya.com

۶۱

حبیب نے یہ کہا سب سے ہے سُن یہ غلام　رسولؐ پاک کی خدمت میں میں رہا ہوں مدام
قدیم کو نہ تقدم ہو یا امامِؑ انام　جوان قتل ہوں اور پیر کچھ نہ آئے کام
سوائے مرگ مجھے اور آرزو کیا ہے
جھکا ہوں بہرِ اجل اور جستجو کیا ہے ۶۲

کہا یہ حُر نے کہ لازم ہے دعوتِ مہماں　مجھی کو جامِ شہادت عطا ہو شاہِؑ زماں
ہلا کے سر شہِؑ دلگیر نے کہاں ہاں ہاں　ہوا ہے تیری ضیافت کا خُلد میں ساماں
تری جدائی پیمبرؐ کو شاق ہے بھائی
ولی رب کو ترا اشتیاق ہے بھائی ۶۳

تو میہمان ہے تازہ تو مرتبہ ہے جلیل　مگر ہے کُلّ جدید لذیذ اس پہ دلیل
کہے تو بہرِ ضیافت منگاؤں خوانِ خلیل　ابھی بہشت سے لے آئیں مائدہ جبریل
فرشتے سب مرے کہنے کی راہ تکتے ہیں
اگرچہ پیاس سے بچّے مرے پھڑکتے ہیں ۶۴

کہا یہ حُر نے کہ سب کچھ ہے حکم میں یا شاہؑ　مگر طعام کی خواہش نہیں مجھے واللہ
کیا حضور کی حالت نے میرا حال تباہ　فقط ہے ساغرِ کوثر کی میرے دل کو چاہ
جہاں کا میوہ و نعمت میں کچھ نہیں لیتا
سوائے جامِ شہادت میں کچھ نہیں لیتا ۶۵

پکارے شاہؑ نہ کر ہم کو منفعل اے حُر　ذرا ٹھہر کہ ٹھہر جائے میرا دل اے حُر
تکانِ راہ سے تُو بھی ہے مضمحل اے حُر　جناں کو جائیو پہلے گلے تو مل اے حُر
یہ سُن کے حُرِ جری ہم کنار ہو کے چلا
سلام کر کے فرس پر سوار ہو کے چلا

www.emarsiya.com

٦٦

وغا کے واسطے جب حُرِ نامدار آیا ہوا یہ شور کہ حضرتؑ کا جاں نثار آیا
ہراولِ شہِؑ دیں بہرِ کارزار آیا معاونِ پسرِ شیرِ کردگار آگیا
تمام فرقۂ روباہ تھرتھرانے لگا
٦٧ یہ جھومنے لگا رہوار ہنہنانے لگا

ندا یہ دی کہ شہِ دیں پہ تیر اب برساؤ رضا جہاد کی لے آیا اب تو سامنے آؤ
کدھر ہے وہ پسرِ سعد یاں اُسے بلواؤ کہاں ہے شمرِ ستمگر ذرا مجھے تو بتاؤ
برائے عذر سوئے شاہِ بحر و بر لے جاؤں
٦٨ نہ آئے راہ پہ تو سر اُتار کر لے جاؤں

کہو عمر سے کہ شیروں کا ڈھنگ دیکھ تو لے جمایا کھیت میں کس طرح رنگ دیکھ تو لے
غلامِ شاہِ زمن کی اُمنگ دیکھ تو لے ذرا نکل کے دلیروں کی جنگ دیکھ تو لے
مقابل آئے شقی لطف کیا ہے پردے میں
٦٩ زنوں کی طرح وہ بدظن چھپا ہے پردے میں

اُدھر سے جب نہ کسی بات کا جواب آیا پھر اب خطاب کا کیا لطف تھا عتاب آیا
جری جو کھینچ کے شمشیرِ برق تاب آیا قیامت آگئی حشر آگیا عذاب آیا
بدل گئی سپہِ بد نہاد کی صورت
٧٠ ہوا لگی تو اُڑے قومِ عاد کی صورت

سروں پہ مثلِ بلا بار بار تیغ آئی ہوئی یہ فوج میں ہر سُو پکار تیغ آئی
جھپٹ کے جس پہ دمِ کارزار تیغ آئی پکاری موت سنبھل نابکار تیغ آئی
ارے کہیں ترا غصہ فرو نہ ہوجائے
ابھی تو ایک ہے بد ذات دو نہ ہوجائے

www.emarsiya.com

۷۱
پسند گرچہ ہراول کی حرب کا ہے بیاں زبانِ تیغ کے جوہر بھی ہو رہے ہیں عیاں
مگر وہ نعرۂ تحسیں کا غل وہ بات کہاں ہو ذکرِ بادہ بھی مجلس میں تب بندھے گا سماں
بغیر اس کے توجہ کوئی نہیں کرتا
جو ساقی نامہ نہ سُن لیں تو جی نہیں بھرتا

۷۲
یہ رنگ ہے تو چلے مے کا دور ہاں ساقی رہے جہاں میں ترا فیضِ جاوداں ساقی
جمی رہے تہہِ گردوں تری دُکاں ساقی ملے وہ چیز کہ کچھ کام دے زباں ساقی
مجھے مُرقّعِ میدانِ جنگ لکھنا ہے
قلم کو حُر کی لڑائی کا رنگ لکھنا ہے

۷۳
نیا ہوں میں کوئی مے کش نہ تو نیا ساقی بہ چشمِ غور مجھے دیکھتا ہے کیا ساقی
لبوں پہ دم ہے کوئی جام بھر کے لا ساقی یہ دیر دار ہے کیسی ارے پلا ساقی
سوائے مے کوئی اب تذکرہ نہ اور چلے
اُدھر کو تیغ کھنچی ہے اِدھر کو دور چلے

۷۴
مگر شراب وہ کیسی ہو اس کی بھی ہے خبر کہ جس کے پینے کو فرما گئے ہیں پیغمبرؐ
جواب بھی تو نہیں سمجھا تو کہہ ہی دوں کھل کر غدیرِ خُم میں اُڑائی گئی جو بے ساغر
اُسی کا دل کو مزا ہے زباں کو چسکا ہے
جو وہ نہیں ترے بس کی تو اپنی توبہ ہے

۷۵
غلامِ ساقیِ کوثر ہوں کیا مجھے پروا یہ جانتا ہوں بر آئے گا مدعا میرا
سنا نہیں کہ سخی ہیں بہت مرے مولاؑ بس اُن سے مانگنے کی دیر ہے فقط بخدا
وہ مے کہ جس کا نہیں ہے نذیر دے دیں گے
فقیر کو تو جنابِ امیرؑ دے دیں گے

www.emarsiya.com

۷۶

جھکی ہوئی صفتِ شاخِ میوہ دار آئی   گلے میں اپنے سجائے گلوں کا ہار آئی
جدھر جھپٹ کے وہ شمشیر شعلہ بار آئی   جراحتوں کا چمن کھل گیا بہار آئی
نہ پھول تھے سپروں کے نہ پھل سنانوں کے
۷۷ تمام فوج کو لالے پڑے تھے جانوں کے

ابھی برنگِ شجر ہاتھ کو قلم کردے   پھلیں نہ پھول وہ سیفی سپر پہ دم کردے
مثالِ شاخ کماں ناوکوں کو خم کردے   تمام کھیت کو یہ گلشنِ ارم کردے
عیاں ہو غنچۂ پیکاں سے شکل ریحاں کی
۷۸ ہر اِک کمند بنے بیل عشقِ پیچاں کی

ادھر زمین پہ بستر سپر کے پھولوں کا   اُدھر فلک پہ گماں نیلوفر کے پھولوں کا
وہ ڈھیر کھیت میں زخمِ جگر کے پھولوں کا   سقر میں رنگ جما فوجِ شر کے پھولوں کا
چمن جو باغیوں کی زیست کے اُجڑتے تھے
۷۹ زبانِ تیغ سے جوں شمع پھول جھڑتے تھے

اِدھر بھی ساقیِ گل رو کہ رند ہیں پیاسے   شراب کھینچ لے انگور زخمِ اعدا سے
کھڑے ہیں پھولوں کی صورت لئے ہوئے کاسے   لگا نہ دیر پری وش اُنڈیل مینا سے
ہوائے جامِ مئے خوشگوار آئی ہے
۸۰ ریاضِ جنگ میں فصلِ بہار آئی ہے

صریرِ کِلک سے پیدا ہو بانسلی کی صدا   میانِ شام پہنچ جائے کھلبلی کی صدا
فلک پہ روحِ امیں دیں سیٹھلی کی صدا   ہر ایک وار میں آئے علیؑ علیؑ کی صدا
فزوں ہو ہمّتِ عالی، علیؑ شتاب آئیں
جنابِ حُرؑ کی مدد کو ابوترابؑ آئیں

www.emarsiya.com

۸۱

حُسامِ حُرِّ جری، وہ چلی چمکتی ہوئی　　زباں سے خون، نگہ سے ادا ٹپکتی ہوئی
وہ شوخ آنکھ، وہ پتلی کمر لچکتی ہوئی　　نظر کسی کی طرف، اور کسی کو تکتی ہوئی
ہر اِک کو نیچی نگاہوں سے دیکھ بھال لیا
۸۲ نگاہ ملتے ہی پہلو سے دل نکال لیا

جو تھا ہوا پہ اُسے خاک میں ملا کے چلی　　جو شعلہ خو تھا اُسی کا یہ دل جلا کے چلی
دم اُس کو دے کے لہو پی کے گوشت کھا کے چلی　　سنگھار کر کے، نہا دھو کے، مسکرا کے چلی
جگر اُچھلنے لگے دل مزے اُٹھانے لگے
۸۳ ہنسی وہ شوخ کہ سب زخم کھل کھلانے لگے

ہر اِک لعیں کا لہو اُس نے جی لگا کے پیا　　جگر کو کھا کے پیا ہڈیاں چبا کے پیا
پیا تو خون مگر موت کو پلا کے پیا　　عطش جو زور پہ تھی خوب ڈگڈگا کے پیا
نہ سر ہلائے کہ قاتل کے بس میں تھے خونخوار
۸۴ لہو کے گھونٹ پیے اور چُپ رہے خونخوار

تھمے نہ کھیت میں آخر شریر بھاگ گئے　　کمانیں چھوڑ کے مانندِ تیر بھاگ گئے
اُٹھے جو پاؤں صغیر و کبیر بھاگ گئے　　جواں تو کیا تھے جوانوں کے پیر بھاگ گئے
جو منچلے تھے وہی سب سے آگے جاتے تھے
۸۵ یہ گھیرتا تھا اُنہیں اور وہ بھاگے جاتے تھے

یہ تیغ سے تو برادر سناں سے لڑتا تھا　　پسر کماں لئے فوجِ گراں سے لڑتا تھا
غلام لے کے تبر ہر جواں سے لڑتا تھا　　وہ مر کے گرتا تھا جس پہلواں سے لڑتا تھا
وغا سے بھائی پہ ظلمِ سپاہِ شام ہوا
حُسامیں چل گئیں بسمل ہوا تمام ہوا

www.emarsiya.com

۸۶

پسر پہ چل گیا نیزہ غلام پر تلوار جگر کو تھام کے رونے لگا حُرِ دیں دار
ذرا ٹھہر جو گیا ناصرِ شہِ ابرار چہار سمت سے تیروں کی ہوگئی بوچھار
تمام چھن گیا پیکر فگار آنکھیں ہوئیں
جناں کی دید کو گویا ہزار آنکھیں ہوئیں

۸۷

لگا جو تیر دہن پر لہو اُگلنے لگا ہوئی یہ پیاس کی شدت کہ قلب جلنے لگا
ہوا یہ ضعف کہ جھکنے لگا سنبھلنے لگا زمیں پہ گرتے ہی منکا جری کا ڈھلنے لگا
پکارا شہؑ کا ہوا خواہ آیئے مولاؑ
اَخیر وقت ہے لِلّٰہ آئے مولاؑ

۸۸

یہ سُن کے رن کی طرف شاہِ دلفگار چلے جلو میں حضرتِ عباسؑ نامدار چلے
عزیزِ شاہؑ بھی ہمراہ اشکبار چلے کچھ ایک دو نہیں سب شہؑ کے جانثار چلے
جری کی لاش پہ فوج آئی جان کھونے کو
گیا نہ لاشۂ سرورؑ پہ کوئی رونے کو

۸۹

قریب لاش جو پہنچے امامؑ ہر دوسرا تو اپنے زانو پہ حُرِ جری کا سر رکھا
گلے سے اُس کے رواں تھا جو خون کا دریا تو اپنے ہاتھ سے رومالِ فاطمہ باندھا
ندا یہ دی کہ ابھی سے سدھارا جنت کو
حسینؑ آیا ہے اے حُر تری زیارت کو

۹۰

تُو تشنہ لب ہی مرے گھر سے چل دیا ہے ہے غریب تیری ضیافت نہ کر سکا ہے ہے
دمِ اَخیر بھی منہ سے نہ کچھ کہا ہے ہے کہاں ملے گا اب اے حُرِ باوفا ہے ہے
شہید ہو گیا ہے یا کہ بے حواس ہے تُو
نبیؐ کے پاس ہے تُو یا علیؑ کے پاس ہے تُو

www.emarsiya.com

۹۱
یہی ہے غم کہ ضیافت نہ کر سکا ناچار گلہ نہ کیجو پیمبرؐ سے اے حُرِ دیں دار
یہ سُن کے غش سے جو چونکا وہ صفدرو جرّار تو دیکھا بیٹھے ہیں بالیں پہ سیدِ ابرارؐ
کہا کہ مجھ سے ہوئے شاہِؑ کربلا راضی
حسینؑ بولے میں راضی مرا خدا راضی

۹۲
یہ حرف سُنتے ہی جرّار شادیِ مرگ ہوا جری کی لاش پہ روئی تمام فوجِ خدا
حسنؑ کے واسطے جس طرح روئے تھے مولاؑ اسی طرح سے اُسے روئے سید الشہدا
حرم میں لاش جو آئی شرف کے حال کُھلے
عزائے حُرؑ میں نبیؐ زادیوں کے بال کُھلے

۹۳
مِلا حسینؑ کی نصرت سے اُس کو خُلد میں چین بہن کی طرح کئے دُخترِ بتولؑ نے بین
زہے عنایت و الطافِ سرورِ کونین کہ آج تک اُسے روتے ہیں عاشقانِ حسینؑ
ثنائے حُرِ جری سب مدام کرتے ہیں
امامِ عصرؑ خود اُس کو سلام کرتے ہیں

۹۴
تمام بزم ہے بیتاب بس خموش اے بزمؔ علیؑ کے شیعوں کو ہیں رقتوں کے جوش اے بزمؔ
ترے کلام نے کھوئے ہیں سب کے ہوش اے بزمؔ صدا یہ دیتا ہے پیہم تجھے سروش اے بزمؔ
جلال و اوج میں ہم شانِ خور ہوا تُو بھی
ثنائے حُرؑ جو لکھی آج حُر ہوا تُو بھی

www.emarsiya.com